# محمدؐ کی اپنی امت سے محبت

یہاں میں اپنے محترم قاری سے استدعا کروں گا کہ وہ بقیہ کتاب کا مطالعہ تنہائی میں کرے۔ میری رائے میں جب ہم اپنے جذبات کو کھل کر بہنے دینگے تو یہ ہمارے دل میں ہمارے محبوب نبیؐ کی محبت کو راسخ کر دے گی۔ اور ہم اپنے محبوب نبیؐ کے احسانوں کو جان کر اُنؐ کے بتائے ہوئے طریقوں کو اپنانے کی کوشش کریں۔

اے امتِ مسلمہ! نبی پاکؐ کی اُس انتہا درجے کی محبت کا مطالعہ کرو جو آپؐ کو میرے اور آپ کے ساتھ تھی۔ حج سے واپسی پر نبیؐ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی ہدایت پر جنت البقیع کے قبرستان تشریف لے گئے اور صحابہ کرامؓ کی قبور آپؐ نے طویل دعا کی۔ واپسی پر آپؐ نے فرمایا، میں صرف ایک بات کی کمی محسوس کرتا ہوں کہ میں اپنے بھائیوں سے مل نہیں سکوں گا، جو میرے محبوبؐ ہیں (میں اور آپ)۔

حضرت ابو میبہؓ نے استفسار کیا، یہ محبوب لوگ کون ہیں؟ آپؐ نے فرمایا، جو میرے بعد آئیں گے، جو میری زیارت نہ کر سکیں گے، لیکن پھر بھی مجھ پر ایمان لائیں گے اور میری پیروی کریں گے۔ ایک اور روایت میں حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہؐ صحابہ کرامؓ کے ساتھ تشریف فرما تھے اور افسردہ تھے۔ آپؐ نے فرمایا، مجھے فی الواقع اپنے محبوب بھائی یاد آرہے ہیں۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا، اے اللہ کے رسولؐ ہم یہاں آپؐ کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں۔ آپؐ کو ہماری کمی محسوس نہیں ہونی چاہیے۔ حضرت ابو ہریرہؓ نے عرض کیا اے اللہ کے رسولؐ، کیا ہم آپؐ کے بھائی نہیں ہیں، ایسے لگتا ہے جیسے آپؐ دنیا کو الوداع کہہ رہے ہیں۔

رسول اللہؐ نے فرمایا، آپ لوگ میرے دوست اور اصحابؓ ہیں، لیکن مجھے اپنے بھائی یاد آرہے ہیں۔ صحابہ کرامؓ نے حیرانگی کے ساتھ سوال کیا کہ آپؐ کے محبوب لوگ کون ہیں؟ آپؐ نے فرمایا، میرے محبوب لوگ وہ ہیں جو میرے بعد آئیں گے، جو کبھی میری زیارت نہیں کر سکیں گے لیکن پھر بھی مجھ پر ایمان لائیں گے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا، میرے بھائی اور محبوب وہ اہل ایمان ہیں جنہیں میری زیارت کا موقع نہیں ملا (آپ اور میں)۔ اے اللہ ہمیں اُن لوگوں میں سے بنا جنہیں نبیؐ نے اپنا محبوب کہا، اور وہ جانتے نہیں کہ ہم لوگ کون ہیں؟ آمین! آپؐ نے فرمایا، آپؐ حوض کوثر پر ہمارا انتظار کریں گے، تاکہ ہم اس سے سیراب ہو سکیں۔

حضرت ابو ہریرہؓ نے پوچھا، آپ اُن کو کس طرح پہچانیں گے، جبکہ آپؐ نے ان کو کبھی دیکھا ہی نہیں۔ نبیؐ نے فرمایا کہ آپؐ انہیں اسی طرح پہچان لیں گے جیسے تم ابو ہریرہؓ سیاہ گھوڑوں کے ہجوم میں سفید سروں اور سفید

ٹانگوں والے گھوڑوں کو پہچان سکتے ہو۔ وہ آپؐ کی خدمت میں اس طرح حاضر ہوں گے کہ اُن کے وضو والے اعضاء چہرے، بازوں اور پیروں سے نور پھوٹ رہا ہوگا۔ یہ وہ لوگ ہیں جو باقاعدگی سے وضو کرتے اور نماز پڑھتے ہیں، آپؐ کی پیروی اور آپؐ کی سنت پر عمل کرتے ہیں۔ اے مسلمانو! باقاعدگی سے وضو اور ادائیگی نماز، کی وجہ سے ہمارے جسموں سے جو روشنی خارج ہوگی اُس سے نبیؐ ہمیں پہچانیں گے۔ اے اللہ، ہماری گزشتہ زندگی کے تمام گناہوں کو معاف فرما اور ہمیں ان لوگوں میں سے بنا جن کے چہروں، بازوؤں اور پیروں سے نور پھوٹ رہا ہوگا۔ اے اللہ، ہمیں اُن لوگوں میں سے بنا جن کو نبیؐ نے اپنا محبوب کہا، اور نبیؐ کو ہمارا محبوب بنا۔ آمین!

کہا جاتا ہے کہ اُس دن سے حضرت ابوہریرہ نے بہت زیادہ وضو کرنا شروع کر دیا تھا۔ تاکہ زیادہ نور حاصل کر سکیں۔ اے رسول اللہؐ کے ماننے والو، آپؐ میری اور آپ کی بات کر رہے تھے۔ آپؐ ہمیں یاد کرتے تھے اور ہمیں اپنا محبوب کہتے تھے۔ اے اللہ.... ! اے اللہ! ہمیں معاف فرما اور ہمیں اُن لوگوں میں شامل فرما جن کو نبیؐ نے اپنا محبوب کہا ہے۔ آمین! آپؐ نماز تہجد میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے سامنے گریہ کرتے ہوئے دہائی دیتے، اے اللہ، میری امت، میری امت، اے اللہ، میری امت، میری امت۔ اے اللہ! ہمیں کچھ سوجھ نہیں رہا کہ ہم کیا کریں؟ ہم اپنے سر پیٹیں، اُن کرتوتوں کی وجہ سے جن سے ہم نے اپنے رسول اللہؐ کو ناخوش و مایوس کیا ہے۔ یا خوشی سے اچھلیں کہ ہمارے نبیؐ یومِ حساب ہماری سفارش کے لیے وہاں موجود ہوں گے۔ یا ہم تشکر و احسان مندی میں سجدہ میں گر جائیں کہ ربّ نے ہمارے لیے رسول اللہؐ کا انتخاب کیا تھا۔ اے اللہ، ہمارے محبوب نبیؐ پر بے حد و شمار درود و سلام بھیج اور ہمیں آپؐ کا پکا، سچا اور راسخ پیروکار بنا۔ اے اللہ ہم نے نبیؐ کو اپنا رول ماڈل نہ بنا کر، اپنے اُوپر بہت بڑا ظلم کیا ہے۔ اے اللہ ہمیں معاف فرما اور ہمیں اخلاقی قوت عطا کر کہ ہم اپنے حقیقی رول ماڈلؐ کی تعلیمات کو اختیار کر سکیں۔ آمین۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَیہ۔ آمین!

ایک دفعہ جبریل امینؑ رسول اللہؐ کے پاس حاضر ہوئے، آپؐ کو بتایا کہ جہنم کی آگ کے چھ درجے ہیں۔ پیندے میں مشرکین ہوں گے، پانچویں درجہ میں منافقین ہونگے، چوتھے درجہ میں دہریے ہوں گے، تیسرے درجہ میں یہودی، دوسرے میں عیسائی۔ اس کے بعد جبریلؑ خاموش ہوگئے۔ رسول اللہؐ نے سوال کیا کہ پہلے درجہ میں کون ہوں گے؟ جبریلؑ نے عرض کیا، آپؐ کی امت کے گناہ گار لوگ۔ رسول اللہؐ اتنے غم

زدہ ہوئے کہ عرش و کرسی کے آقا و مالک اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے حضور سر بسجود ہو گئے۔ تین دن نبیؐ فرض نمازیں مسجد میں ادا کرتے اور فوراً ہی گھر چلے جاتے اور سجدہ ریز ہو جاتے اور اپنی امت کی بخشش کے لیے دعائیں کرتے۔ میری اور آپ کی بخشش کے لیے۔ یا اللہ...۔ تیسرے دن جبریل امینؑ حاضر ہوئے اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا پیغام دیا کہ جزاء کے دن اللہ سبحانہ و تعالیٰ آپؐ کو مایوس نہیں کریں گے بلکہ خوش کر دیں گے۔ خوش ہو جاؤ، اے مسلمانو! ہمارے نبیؐ کی دعائیں قبول ہو گئیں۔ قبول ہوئیں رمیرے اور آپ کے لیے۔ اے امتِ محمدؐ، یومِ حساب رسول اللہؐ کو مایوس نہ کرنا اور اُنؐ کے آنسوؤں کو رائیگاں نہ جانے دینا۔ اے اللہ، بے حد و شمار درود و سلام بھیج ہمارے محبوبؐ پر اور ہمیں اُن کا پکا، سچا اور راسخ پیروکار بنا اور ہمیں اُنؐ کے لیے مسرت و شادمانی کا سبب بنا۔ آمین!

رسول اللہؐ خطبہ دیتے ہوئے ایک درخت کے تنے کا سہارا لیا کرتے تھے۔ جب آپؐ نے سہارا لینا چھوڑ دیا تو تنے نے سسکیاں لینا شروع کر دیں کیونکہ اُس نے آپؐ کی کمی کو محسوس کیا۔ صحابہ کرامؓ نے اُس کی سسکیاں سنی، وہ اس بات کے شاہد ہیں۔ ہمارے نبیؐ ہمارے لیے گریہ کرتے تھے۔ آخری بار ہم نے کب آپؐ کی محبت میں آنسوؤں بہائے؟ کیا ہماری محبت رسول اللہؐ سے اُس درخت کے تنے سے بھی کم ہے؟ سوال پیدا ہوتا ہے کیا ہم فی الواقع نبیؐ سے محبت کرتے ہیں؟ اگر ایسا ہے تو کیا ہم آپؐ کی اطاعت کرتے ہیں، کیا ہم آپؐ کی سنت کی پیروی کرتے ہیں؟ کیا ہم شرک سے اجتناب کرتے ہیں؟ اے اللہ ہمارے سر شرمندگی سے جھک گئے ہیں، کیونکہ ہم اپنے محسن نبیؐ کے لیے مایوسی کا سبب بنیں گے۔ اے اللہ اپنے اور ہمارے محبوب رسول اللہؐ پر لاکھوں درود و سلام بھیج۔ اے اللہ، انھیں ہمارے اہلِ خانہ، بچوں اور خود ہماری زندگیوں سے زیادہ محبوب بنا دے۔ اے اللہ ہمیں نبیؐ کا پکا، سچا اور راسخ پیروکار بنا۔ اے اللہ ہمیں یومِ حساب، رسول اللہؐ کی شفاعت کا حقدار بنا۔ آمین۔ یاد رکھو اللہ تعالیٰ اُن لوگوں کی شفاعت کی اجازت نہیں دے گا جنہوں نے قرآن کو مسترد کر دیا، جو منافق ہیں، جو مشرک ہیں کیونکہ قرآن اُن کے خلاف حجت بن کر کھڑا ہو گا۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَیہ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَیہ۔ آمین!

قرآن ہمیں بتاتا ہے کہ جب یوم حشر برپا ہو جائے گا، اور تمام موجودات صفحۂ ہستی سے مٹا دی جائیں گی، صرف ہمارے آقا و مالک اللہ سبحان و تعالیٰ کی جلیل و کریم ذات ہی باقی رہے گی۔ اس کو قرآن سورۃ رحمن میں یوں بیان کرتا ہے: "ہر چیز فنا ہو جانے والی ہے اور صرف تیرے ربِّ جلیل و کریم کی ذات ہی باقی رہنے والی

ہے" (55:26-27)۔ حشر کے بعد کسی چیز کا وجود باقی نہ رہے گا، نہ کوئی روح ہو گی، نہ کوئی سیارہ، نہ کوئی جانور، نہ فرشتے، نہ کائنات وغیرہ، سوائے اللہ کے وجہِ الکریم کے۔ جب اللہ تعالیٰ چاہیں گے، آپ اسرافیلؑ کو دوبارہ زندہ ہونے کا حکم دیں گے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ حضرت میکائلؑ، حضرت جبریلؑ اور اُن فرشتوں کو جو اللہ کا تخت اٹھاتے ہیں اُن کو دوبارہ زندہ ہونے کا حکم دیں گے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ اسرافیلؑ کو صور پھونکنے کا حکم صادر فرمائیں گے تاکہ یومِ حساب شروع ہو۔ اُس لمحے اللہ سبحانہ وتعالیٰ حضرت جبریلؑ اور حضرت میکائلؑ کو جنت کی چابیاں دے کر نبیؐ کی قبر کو کھولنے کا حکم دیں گے۔ اس طرح وہ ایک خصوصی مشن پر نیچے تشریف لائیں گے، وہ مدینہ طیبہ میں رسول اللہؐ کے روضہ اطہر کو کھولیں گے۔

رسول اللہؐ سوال کریں گے کہ آج کیا دن ہے؟ کیا ہو رہا ہے؟ جبریلؑ امین جواب دیں گے کہ آج یومِ حساب ہے۔ اُس دن رسول اللہؐ اپنی امت کے لیے فکر مند ہو جائیں گے اور ان سے سوال کریں گے، میری امت کا کیا بنے گا؟ ان کے ساتھ کیا ہو گا؟ سبحان اللہ! ہمارے نبیؐ اپنے اہل بیت، اپنی بیٹیوں، بیٹوں، اور اپنے بارے میں سوال نہیں کریں گے۔ نبیؐ کی فکر مندی و تشویش اپنی امت کے لیے ہو گی، میرے اور آپ کے لئے ہو گی۔ یا اللہ...، یا اللہ...۔ کیونکہ نبیؐ کو معلوم ہے کہ اُس دن ہمیں آپؐ کی ضرورت ہو گی۔ نبیؐ ہم سے محبت کرتے ہیں، اللہ کی قسم نبیؐ ہم سے بہت محبت کرتے ہیں اور اسی لیے آپؐ ہمارے لیے فکر مند ہوں گے۔ پھر جبریلؑ ہمارے محبوبؐ کو جنت کے دروازوں کی چابیاں دیں گے اور یوم حساب شروع ہو جائے گا۔ اے اللہ ہم نے رسولؐ کی محبت کا جواب اُس طرح نہیں دیا جس طرح کہ ہمیں دینا چاہیے تھا۔ اے اللہ، اے ستار العیوب، حساب والے دن رسول اللہؐ کے سامنے ہمارے گناہوں کی پردہ پوشی فرمانا، کہیں آپؐ ہم سے مایوس و بددل نہ ہو جائیں۔ آمین! اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَیہ۔ آمین!

ہمارے محبوب ہمارے نبیؐ نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا کی کہ اللہ اُنؐ کی امت کو، اس دنیا میں اور آخرت میں مصائب والآم سے محفوظ رکھنا۔ آپؐ کی امت کو نہ تو دشمنوں کے ہاتھوں اور نہ ہی قدرتی آفات سے برباد کرنا اور نہ آپؐ کی امت کو فرقوں میں تقسیم ہو کر آپس میں لڑنے دینا۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے پہلی دو درخواستیں قبول فرمائیں۔ اور تیسری کا معاملہ امت پر چھوڑ دیا کہ وہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے دین پر استقامت اختیار کرتے ہوئے متحد رہتی ہے یا اپنی مرضی اور خواہشات کی پیروی کرتی ہے۔ نبیؐ اِس دنیا میں ہماری اصلاح کے لئے کھڑے رہے اور آخرت میں ہماری شفاعت لئے کھڑے ہوں گے۔ یوم حساب والدین، اولاد، بہن بھائی،

عزیز واقارب اوردوست احباب ایک دوسرے سے لاتعلق ہو جائیں گے۔ **صرف رسول اللہؐ وہاں ہماری شفاعت کے لیے موجود ہوں گے۔** یااللہ... نبیؐ، عرش وکرسی کے آقا ومالک اللہ سبحانہ وتعالیٰ کو پکارتے تھے، اے اللہ، میری امت، میری امت، اے اللہ، میری امت، میری امت۔ ہمیں اپنے نبیؐ کا دفاع اپنے اذہان، قلوب، قوت اور ہر طرح سے کرنا چاہیے، لیکن معقول طریقہ سے۔ اے اللہ ہمارے ظاہری اور باطنی کردار کو ایسا بنا کہ وہ رسول اللہؐ کے کردار کی عکاسی کرے۔ اے اللہ، ہمیں اُن کا سچا پیروکار بنا۔ اے اللہ، ہمارے نبیؐ پر لاکھوں رحمتیں اور درود بھیج۔ آمین!

ام المؤمنین حضرت عائشہؓ اپنی زندگی کے انتہائی ذاتی قسم کے لمحات، ہم پر آشکار کرتی ہیں۔ آپؓ فرماتی ہیں کہ ایک دن وہ رسول اللہؐ کے ہمراہ تھیں اور آپؐ بہت خوشگوار موڈ میں تھے۔ اس لیے آپؓ نے رسول اللہؐ سے کہا کہ میرے لیے دعا کیجیے۔ رسول اللہؐ نے اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حضور دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے۔ اور عرض کیا، اے اللہ عائشہؓ کو معاف فرما۔ اے اللہ اس کے تمام گناہ معاف فرما۔ تمام ماضی کے گناہ، تمام مستقبل کے گناہ، اس کے صغیرہ گناہ، اس کے کبیرہ گناہ، اس کے چھپ کر کیے گئے گناہ، اس کے علانیہ کیے گئے گناہ۔ اس پر امّ المؤمنین حضرت عائشہؓ خوشی سے لوٹ پوٹ ہو گئیں۔ رسول اللہؐ نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا کہ کیا اس دعا سے آپ کو خوشی ہوئی؟ حضرت عائشہؓ نے عرض کیا، یارسول اللہؐ ایسی دعا سے کوئی کیوں نہ خوش ہوگا۔ آپؐ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا، اللہ کی قسم میں یہی دعا ہر نماز میں اپنی امت کے لیے مانگتا ہوں۔ آپؐ یہ دعا میرے اور آپ کے لیے مانگا کرتے تھے۔ اے اللہ، ہمیں کچھ سوجھ نہیں رہا کہ ہم کیا کریں؟ اے اللہ ہمارے سر شرم سے جھک گئے ہیں۔ اے اللہ بے حد وشمار درود وسلام بھیج ہمارے نبیؐ پر جو ہم سے بہت محبت کرتے ہیں، اور ہمیں اُن کا پکا اور راسخ پیروکار بنا۔ اے اللہ، تو ہم سے راضی ہو جا اور ہمارے نبیؐ کو بھی ہم سے راضی کر دے۔ اے اللہ ہم خوش ہیں تجھے اپنا رازق مان کر، اسلام کو اپنا دین مان کر، اور رسول اللہؐ کو اپنا نبی اور ہادی مان کر۔ آمین! اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَیہ۔ آمین!

تمام انبیاء کو ایک ایسی دعا دی گئی تھی جس کو پورا کرنے کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا تھا۔ تمام انبیاء نے سوائے نبیؐ کے، اپنی اُس دعا کو اِس دنیا میں استعمال کر لیا تھا۔ ہمارے نبیؐ نے اس دعا کو آخرت کے لیے بچا کر رکھا لیا۔ رسول اللہؐ کو اللہ کے دین کی اشاعت کے لیے شدید مشکلات کا سامنا تھا۔ طائف میں آپؐ سر سے پاؤں تک خون میں نہائے، سجدہ کی حالت میں آپؐ پر اونٹ کی اُوجھڑی رکھ دی گئی۔ دو سال سے زیادہ عرصہ تک آپؐ

اور آپ کے صحابہ کرامؓ کو مکہ سے بغیر خوراک کے نکال کر اُن کا مقاطعہ (بائیکاٹ) کیا گیا، وہ چمڑہ اور پتے کھانے پر مجبور کئے گئے۔ اُحد میں آپؐ کے دیگر صحابہؓ کے علاوہ آپؐ کے پیارے چچا حضرت حمزہؓ کو شہید اور اُن کے جسم کا مثلہ کیا گیا۔ آپؐ کے جگر گوشہ ابراہیم نے آپ کے بازوؤں میں جان دی۔ پھر بھی آپؐ نے اِس دعا کو استعمال نہ کیا بلکہ اُسے قیامت کے لیے بچا لیا، میرے اور آپ کے لیے۔ آپؐ اس دعا کو اپنے گناہ گار پیروکاروں کی بخشش اور جہنم کے عذاب سے نجات کے لیے مانگیں گے۔ اے اللہ، ہم شرمسار ہیں، ہمارے نبیؐ کو سب سے بلند مرتبہ عطا فرما۔ اے اللہ، ہم اپنے آپ سے شرمندہ ہیں کہ ہم نے رسول اللہؐ کی محبت کا حق ادا نہیں کیا جس طرح ادا کرنے کا حق تھا۔ اے اللہ ہمارے نبیؐ پر بے حد و شمار درود و سلام بھیج۔ اے اللہ ہمارے اخلاقی معیار کو بلند کر دے تا کہ نبیؐ ہم سے راضی ہو جائیں۔ آمین!

صحیح بخاری میں حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا، جب اعمال کے فیصلے ہو جائیں گے، نیک لوگ جنت میں چلے جائیں گے اور گناہ گار جہنم کی آگ میں داخل کر دیئے جائیں گے۔ ہمارے نبیؐ، ہمارے محبوبؐ عرش الکرسی کے نیچے سجدہ میں گر جائیں گے اور ہمارے لیے شفاعت کریں گے، آپؐ اس حالت میں اس وقت تک رہیں گے جب تک اللہ سبحانہ و تعالیٰ چاہے گا۔ اور ویسی دعا کریں گے جیسی اللہ چاہے گا۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرمائیں گے، مانگو آپؐ کو عطا کیا جائے گا۔ آپؐ عرض کریں گے کہ میری امت کے بہت سے لوگ جہنم کی آگ میں ہیں۔ اے اللہ انہیں معاف کر دے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ آپؐ سے کہیں گے کہ آپؐ فلاں فلاں درجہ کے ایمان رکھنے والے امتیوں کو جہنم کی آگ سے نکال لیں۔ آپؐ جائیں گے اور اُن کو جہنم کی آگ سے نکال لائیں گے۔

دوسری دفعہ آپؐ پھر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے حضور سر بسجود ہوں گے۔ اور اُس وقت تک اِس حالت میں رہیں گے جب تک اللہ تعالیٰ چاہیں گے۔ اللہ تعالیٰ کا پھر ارشاد ہو گا، مانگو عطا کیا جائے گا۔ آپؐ پھر عرض کریں گے کہ میرے بہت سے امتی جہنم میں ہیں۔ اے اللہ انہیں معاف کر دے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا ارشاد ہو گا، آپؐ اِس اِس درجہ کے ایمان والے امتیوں کو جہنم کی آگ سے نکال لیں۔ آپؐ جائیں گے اور اُن کو جہنم کی آگ سے نکال لائیں گے۔

تیسری دفعہ آپؐ پھر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی خدمت میں سجدہ ریز ہوں گے اور جب تک اللہ تعالیٰ چاہیں گے آپؐ سجدہ کی حالت میں رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ پھر ارشاد فرمائیں گے، جو مانگو گیا پؐ کو عطا کیا جائے گا۔ آپؐ پھر عرض

کریں گے کہ میرے بہت سے امتی جہنم کی آگ میں ہیں۔اے اللہ انھیں معاف کردے۔ارشادِ باری تعالیٰ ہو گا، آپؐ اپنے اُن امتیوں کو جہنم کی آگ سے نکال لیں جن کے پاس رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہے۔آپؐ جائیں گے اور اُن کو جہنم سے نکال لائیں گے۔

پھر چوتھی دفعہ آپؐ سجدہ میں چلے جائیں گے اور جب تک اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی خواہش ہو گی اُس وقت تک اس حالت میں رہیں گے۔پھر اللہ سبحانہ وتعالیٰ ارشاد فرمائیں گے، جو مانگو گے عطا کیا جائے گا۔آپؐ پھر عرض کریں گے کہ اب بھی میرے بہت سے امتی جہنم کی آگ میں ہیں،اے اللہ ان کو معاف فرما۔ارشادِ ربانی ہو گا، آپ جائیں اور اپنے ان امتیوں کو جہنم کی آگ سے نکال لائیں۔آپؐ جائیں گے اور خالی ہاتھ واپس آجائیں گے۔اللہ سبحانہ وتعالیٰ آپؐ سے سوال کریں گے کہ آپؐ خالی ہاتھ کیوں آئے ہیں؟آپؐ عرض کریں گے کہ میرے بقایا امتیوں کے خلاف قرآن حکیم کی حجت ہے۔(مشرک، منافق اور ریاکار جو دکھلاوے کے لیے نیک اعمال کرنے والے) (بخاری،1587)۔

اے مسلمانو! قرآن کا مطالعہ سمجھ کر کرو اور اس کے احکامات کی پابندی کرو۔اے اللہ، ہم پر رحم کر، رحم کر۔قرآن کو ہمارے حق میں حجت بنا، نہ کہ ہمارے خلاف۔اے اللہ، ہم اپنے محبوبؐ کے لیے باعث مایوسی نہ ہوں۔اے اللہ، ہمارے نبیؐ پر بے حد و شمار درود و سلام بھیج،اے اللہ، ہمارے کردار اور اخلاق کو بلند کر تاکہ آپؐ ہم سے راضی ہو جائیں۔اے اللہ،اے ستار العیوب، جزا کے دن رسول اللہؐ سے ہمارے تمام گناہوں کی پردہ پوشی فرمانا، کہیں آپؐ ہماری وجہ سے دکھی اور آزردہ نہ ہوں۔آمین۔

تو غنی از ہر دو عالم من فقیر — روزِ محشر عذرہائے من پذیر
یا اگر مبینی حسابم ناگزیر — از نگاہِ مصطفیٰ پنہاں بگیر